BUILDING CITIZEN - STATE TRUST

KPK RIGHT TO PUBLIC SERVICES ACT 2014

عوامی خدمات تک رسائی کا قانون مجریہ 2014

منجانب:

خیبر پختونخواہ رائٹ ٹو سروسز کمیشن

تسنیم پلازہ، نزد بنوولنٹ بلڈنگ، صدر روڈ، پشاور کینٹ۔

فون: +91-9210320 فیکس: 091-9210198

Email: chiefrts@hotmail.com, mailadmin@rts.gkp.pk, appeals@rts.gkp.pk

نومبر 2015

اِس اشاعتی یا بصری (یا دیگر مواد) کی تیاری ادارہ ریاستہائے متحدہ امریکہ برائے بین الاقوامی ترقی کے زریعے امریکی عوام کے تعاون سے ممکن بنائی گئی ہے۔ تاہم اِس کے مندرجات کی ذمہ داری کلی طور سینٹر فار گورننس اینڈ پبلک اکاونٹبیلٹی CGPA کے سر ہے اور ضروری نہیں کہ ادارہ ریاستہائے متحدہ امریکہ برائے بین الاقوامی یا امریکی حکومت اِس میں پیش کیئے گئے خیالات سے متفق ہو۔

غیر معمولی
نمبر III
رجسٹرڈ
سرکاری گزٹ

KPK RIGHT TO PUBLIC SERVICES ACT 2014

عوامی خدمات تک رسائی کا قانون مجریہ 2014

نوٹیفیکیشن

بتاریخ پشاور 22 جنوری 2014

نمبر۔ پی اے۔ خیبر پختونخواہ/ بلز/ 2306/2014۔ خیبر پختونخواہ رائٹ ٹو پبلک سروسز کا قانون خیبر پختونخواہ صوبائی اسمبلی 15 جنوری 2014 کو پاس کیا۔ اور گورنر خیبر پختونخواہ نے 21 جنوری 2014 کو منظور کیا۔ جسے اب خیبر پختونخواہ صوبائی اسمبلی کے پاس کردہ قانون کی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔

خیبر پختونخواہ رائٹ ٹو پبلک سروسز ایکٹ 2014

خیبر پختونخواہ رائٹ ٹو پبلک سروسز (Right to Public Services) ایکٹ 2014

ایکٹ کے باب 1 میں ایکٹ کے عنوان، دائرہ کار اور آغاز کے بارے میں بیان کیا گیا ہے؛

ایکٹ کے سیکشن 1 مختصر عنوان، دائرہ کار اور آغاز کو بیان کرتا ہے۔

(1) اس ایکٹ کو خیبر پختونخواہ رائٹ ٹو سروسز ایکٹ 2014 کہا جائے گا۔

(2) اس کا دائرہ کار پورا صوبہ خیبر پختونخواہ ہوگا۔

(3) اس ایکٹ کا نفاذ اس تاریخ سے ہوگا جس کا نوٹیفیکیشن حکومت خیبر پختونخواہ سرکاری گزٹ میں کرے گی۔ اس قانون کی مختلف دفعات کے نافذ العمل ہونے کی تاریخیں مختلف ہوسکتی ہیں۔

ایکٹ کے سیکشن 2 میں تعریفیں بیان کی گئی ہیں۔

(a) "مجاز حکام" (Appellate Authority) سے مراد متعلقہ محکمہ کا سیکرٹری یا کوئی اور شخص جس کا حکومت نوٹیفیکیشن کے ذریعے اعلان کرے۔

(b) "اتھارٹی" (Authority) سے مراد

(i) حکومت کا کوئی محکمہ، یا منسلک محکمہ یا ذیلی ادارہ

(ii) کوئی دفتر، بورڈ، کمیشن، کونسل یا صوبہ میں نافذ کسی قانون کے تحت قائم کردہ کوئی ادارہ

(vii) خیبر پختونخواہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کے تحت قائم کردہ تمام ادارے

(iv) ذیلی عدالتیں اور ٹربیونل

(v) کوئی ادارہ جو کہ حکومت کی ملکیت ہو، یا حکومت کے زیر انتظام ہو، یا حکومت کے فنڈز سے چلتا ہو بشمول وہ ادارے جو صوبہ کی ملکیت ہو اور جنہیں چاہے کسی بھی نام سے پکارا جائے، جن کا کام کسی بھی مقامی علاقہ میں عوام کو کسی قسم کی خدمات کی فراہمی یا خدمات کا اختیار، انتظام، یا اسے باضابطہ بنانا ہو

(vi) کوئی اور ادارہ جو عوامی خدمات کی فراہمی کا کام کرتا ہے

(c) "کمیشن" سے مراد اس ایکٹ کی دفعہ 16 کے تحت قائم کردہ خیبر پختونخواہ رائٹ ٹو پبلک سروس کمیشن

(d) "محکمہ" سے مراد خیبر پختونخواہ کے حکومتی قواعد وضوابط 1985 (Rules of Business) کے تحت قائم کردہ کوئی محکمہ

(e) "نامزد افسر" سے مراد دفعہ 4 کے تحت نامزد افسر

(f) "e-گورننس" سے مراد حکومت کی جانب سے انٹرنیٹ ایپلیکیشنز (Internet Applications) اور دوسری انفارمیشن ٹیکنالوجی کا استعمال جس کا مقصد:

(i) عوام، دوسری ایجنسیوں اور حکومتی اداروں کے لیے حکومتی معلومات اور خدمات تک رسائی اور ترسیل کو بہتر بنانا، یا

(ii) حکومتی کاروائی میں بہتری لانا، اسے مزید مؤثر بنانا، اس کی کارکردگی کو بہتر بنانا یا خدمات کے معیار کو بہتر بنانا

(g) ''اہل شخص'' سے مراد پاکستان کا شہری جسے پبلک سروس کے حقوق حاصل ہیں بشمول صوبہ میں کام کرنے والی کارپوریشنز، کمپنیاں، کاروبار اور ادارے

(h) "حکومت" سے مراد صوبہ خیبر پختونخواہ کی حکومت

(i) "مقرر کردہ" سے مراد اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قوانین وضوابط کے تحت مقرر کردہ

(j) "صوبہ" سے مراد صوبہ خیبر پختونخواہ

(k) ''پبلک سروس'' سے مراد کوئی خدمت یا دفعہ 4 کے تحت تشہیر کی گئی خدمات

(l) ''قواعد'' سے مراد اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد

(m) ''قوانین'' سے مراد اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قوانین

(n) "مقررمدت" سے مراد وہ مدت جس میں دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت نامزد افسر خدمات کی فراہمی کا پابند ہے۔

ایکٹ کے باب 2 میں مقررہ وقت کے اندر پبلک سروس کے حصول کا حق کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

سیکشن 3 میں پبلک سروس کا حق کا ذکر کیا گیا ہے۔

(1) اس قانون کے تحت ہر اہل شخص کو پبلک سروس کے حصول کا حق حاصل ہوگا

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت تفویض کیے گئے حق میں شامل ہے

(a) پبلک سروس تک رسائی

(b) ایک مقررہ مدت میں پبلک سروس کا حصول

(c) پبلک سروس کا شفاف طریقے سے حصول

(d) اس ایکٹ کی دفعات کے مطابق نامزد افسر سے فرائض کی ادائیگی کا مطالبہ

(e) پبلک سروس کی فراہمی میں کسی بھی قسم کی کمی پر متعلقہ نامزد افسر کی جوابدہی

(f) نامزد افسر کی طرف سے پبلک سروس کی فراہمی میں ناکامی یا تاخیر کی صورت میں ہرجانے کا دعویٰ

سیکشن 4 پبلک سروسز کا اعلان اور مقررہ مدت کو بیان کرتی ہے۔

(1) حکومت وقتاً فوقتاً سرکاری گزٹ کے ذریعے مختلف خدمات کو پبلک سروسز کا درجہ دے سکتی ہے اور نوٹیفکیشن کے ذریعے اس مقررہ مدت کا تعین کر سکتی ہے جس کے دوران نامزد افسر کسی بھی اہل شخص کو یہ خدمات فراہم کرنے کا ذمہ دار ہے۔

(2) ذیلی دفعہ (1) میں دی گئی پبلک سروس کی فراہمی کے لیے حکومت مختلف افسران کو مختلف پبلک سروسز کی فراہمی کے لیے نامزد کر سکتی ہے۔ یہ نامزد افسران اہل اشخاص کو یہ خدمات فراہم کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔

(3) کسی بھی پبلک سروس کی فراہمی کے لیے مقررہ مدت مقرر کرنے سے پہلے اور اس سلسلے میں حقائق پر مبنی فیصلے پر پہنچنے کیلئے حکومت متعلقہ سرکاری اہلکاروں اور عوام سے ایسی سفارشات وصول کر سکتی ہے جن میں مجوزہ مقررہ مدت اور خدمات کی ٹھیک ٹھیک وضاحت شامل ہو۔

سیکشن 5 میں مقررہ مدت میں پبلک سروس کی فراہمی کا ذکر کیا گیا ہے۔

(1) دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت جاری کردہ نوٹیفیکیشن کے مطابق نامزد افسر پر یہ لازم ہوگا کہ وہ اہل شخص کو مقررہ مدت میں پبلک سروس مہیا کرے۔

(2) اس مقررہ مدت کا آغاز اس تاریخ سے ہوگا جب ایک اہل شخص نے نامزد افسر یا اس کے کسی ماتحت کو، جو کہ درخواست وصول کرنے کا مجاز ہے، درخواست جمع کرائی ہو۔

(3) نامزد افسر یا (اس کے دفتر میں درخواست موصول کرنے کے لئے موجود) کسی بھی مجاز شخص کو وصول ہونے والی ہر درخواست پر رسید جاری کی جائے گی۔ رسید جاری کرنے کے لیے درخواست کی نقل پر مہر اور نمبر لگایا جائے گا اور اس پر درخواست کی وصولی کی تاریخ اور وقت درج کیا جائے گا۔

(4) نامزد افسر ذیلی دفعہ (3) کے تحت وصول ہونے والی درخواستوں پر مقررہ مدت کے اندر پبلک سروس فراہم کرے گا یا درخواست کو رد کر دے گا

بشرطیکہ درخواست رد ہونے کی صورت میں نامزد افسر اس کی وجہ تحریر کرے گا اور اس کی اطلاع درخواست گزار کو دے گا۔

سیکشن 6 میں اپیل کے طریقہ کار کا ذکر کیا گیا ہے۔

(1) ایسا شخص جس کی درخواست دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ 4 کے تحت نامنظور کی گئی ہو، یا جسے مقررہ مدت کے اندر پبلک سروس (سرکاری خدمات) فراہم نہ کی گئی ہو، یا اسے مہیا کی جانے والی پبلک سروس کسی بھی پہلو سے نامکمل ہو، وہ درخواست کے نامنظور ہونے کے 30 دن کے اندر یا مقررہ مدت ختم ہونے پر یا نامکمل سروس کی فراہمی پر مجاز حکام کو اپیل کر سکتا ہے۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت جمع کرائی گئی اپیل کو مجاز حکام 30 دن کے اندر نمٹائے گا۔

(3) مجاز حکام نامزد افسر کو ہدایت کر سکتا ہے کہ وہ ایک مخصوص وقت کے اندر پبلک سروس (سرکاری خدمت) فراہم کرے (یہ مخصوص وقت نوٹیفیکیشن میں دیئے گئے وقت سے زیادہ نہ ہو) یا درخواست گزار کو فراہم کردہ پبلک سروس میں موجود کمی کو پورا کرے یا وہ کوئی اور احکام جاری کر سکتا ہے جس میں اپیل کو نامنظور کرنا بھی شامل ہے۔

بشرطیکہ ذیلی دفعہ (3) کے تحت کوئی بھی حکم جاری کرنے سے پہلے مجاز افسر اپیل کنندہ اور نامزد افسر کو شنوائی کا موقع دے گا۔

(4) اگر اپیل کنندہ یا نامزد افسر مجاز حکام کے فیصلے سے ناخوش ہے تو وہ اس فیصلے کے جاری ہونے کے 15 دن کے اندر کمیشن کو اپیل کر سکتا ہے۔

سیکشن 7 اپیل کو نمٹانے کے اوقات کار کے بارے میں بیان کرتی ہے۔

(1) دفعہ 6 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت وصول ہونے والی اپیل کو 30 دن کے اندر نمٹایا جائے گا۔

(2) کوئی بھی دوسرا معاملہ یا شکایت جس پر کمیشن کا فیصلہ درکار ہو معاملہ یا شکایت وصول ہونے کے 60 دن کے اندر نمٹایا جائے گا۔

سیکشن 8 میں مجاز افسر کے اختیارات کا ذکر کیا گیا ہے۔

دفعہ 6 کے تحت کسی اپیل کا فیصلہ کرتے ہوئے مجاز افسر کے پاس ضابطہ دیوانی 1908 (Code of Civil Procedure 1908) کے تحت مندرجہ ذیل معاملات میں دیوانی عدالت کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

(a) دستاویز کو طلب کرنا اور ان کا معائنہ

(b) نامزد افسر اور اپیل کنندہ کو شنوائی کے لیے سمن جاری کرنا

(c) کسی بھی سرکاری ادارے کو سرکاری ریکارڈ یا اس کی نقول پیش کرنے کے لیے کہنا

(d) اپیل کنندہ کو ہرجانے کی ادائیگی کے لیے نامزد افسر پر جرمانہ عائد کرنا

(e) اہل شخص کو ہرجانے کی ادائیگی کے لیے نامزد افسر کو ہدایت جاری کرنا

(f) کوئی اور معاملہ جس کی قوانین میں منظوری دی گئی ہو

ایکٹ کی سیکشن 9 پبلک سروسز کی تشہیر کو اُجاگر کرتی ہے۔

نامزد افسران، پبلک سروس اور مقررہ مدت کے بارے میں تفصیلی معلومات ہر مقامی سرکاری دفتر میں نوٹس بورڈ پر آویزاں کی جائیں گی، اور سرکاری گزٹ میں نوٹیفیکیشن جاری کیا جائے گا اور اگر ممکن ہو تو متعلقہ ادارے کی ویب سائٹ پر بھی یہ معلومات جاری کی جائیں گی۔

سیکشن 10 خدمات کی e۔گورننس کو بیان کرتی ہے۔

e۔گورننس کے ایک جز کے طور پر حکومت کوشش کرے گی اور تمام اداروں کی حوصلہ افزائی کرے گی کہ وہ اہل اشخاص کو مقررہ مدت کے اندر پبلک سروس فراہم کرے۔

سیکشن 11 میں پبلک سروس فراہم نہ کرنے پر جرمانے کا ذکر کیا گیا ہے۔

(1) اگر مجاز حکام کے خیال میں نامزد افسر اہل شخص کو پبلک سروس فراہم کرنے میں ناکام رہا ہے، یا پبلک سروس کی فراہمی میں تاخیر کا باعث بنا ہے یا کسی بھی پہلو سے نامکمل سرکاری خدمات فراہم کی گئی ہیں تو وہ مجاز حکام شکایت موصول ہونے کے تیس دن کے اندر پبلک سروس کی فراہمی میں ناکامی پر نامزد افسر کو اظہار وجوہ کا نوٹس جاری کر سکتا ہے۔

(2) نامزد افسر کی طرف سے بیان کی جانے والی وجہ کے بعد اگر مجاز حکام کی رائے میں نامزد افسر پبلک سروس کی فراہمی میں ناکام رہا ہے تو اس پر 25 ہزار روپے تک جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔ اس جرمانے کی کم از کم حد 500 روپیہ ہے۔

سیکشن 12 مقررہ مدت میں اپیل پر فیصلہ نہ کرتے پر جرمانہ کو بیان کرتی ہے۔

(1) اگر کمیشن کی رائے میں مجاز حکام دفعہ 6 کی ذیلی دفعہ (2) میں دی گئی مقررہ مدت کے اندر اپیل کا فیصلہ کرنے میں ناکام رہا ہے تو وہ مجاز حکام پر جرمانہ عائد کر سکتا ہے جس کی کم از کم حد 1000 روپے اور زیادہ سے زیادہ حد 25 ہزار روپے ہو سکتی ہے بشرطیکہ یہ جرمانہ عائد کرنے سے پہلے مجاز حکام کو شنوائی کا مناسب موقع دیا گیا ہو۔

ایکٹ کی سیکشن 13 میں ہرجانہ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

دفعہ 11 یا 12 کے تحت جرمانہ عائد کرتے ہوئے مجاز حکام یا کمیشن ایک حکم نامہ کے ذریعے ہدایت جاری کر سکتا ہے کہ اس جرمانہ کا ایک حصہ متاثرہ شخص کو ہرجانے کی صورت میں ادا کیا جائے

بشرطیکہ اس ہرجانے کی رقم عائد کردہ جرمانے کی رقم کا 70 فیصد سے زائد نہ ہو۔

ایکٹ کی سیکشن 14 میں انضباطی کاروائی کا ذکر کیا گیا ہے۔

اگر کمیشن کو اطمینان ہے کہ نامزد افسر یا مجاز حکام کسی معقول وجہ کے بغیر اس ایکٹ کے تحت تفویض کردہ ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ناکام رہے ہیں تو کمیشن متعلقہ سروس رولز کے تحت انضباطی کاروائی کی سفارش کر سکتا ہے۔

ایکٹ کی سیکشن 15 بہتر کارکردگی دکھانے والوں کی ستائش کو بیان کرتی ہے۔

(1) حکومت ایک نوٹیفیکیشن یا کسی اور ذریعے سے وقتاً فوقتاً لیکن ایک سہ ماہی میں کم از کم ایک بار ایک اعزازی فہرست (Roll of Honour) شائع کرے گی جس میں ان نامزد افسران اور دوسرے سرکاری اہلکاروں کا نام شامل ہوگا جن کی پبلک سروس کی بروقت اور مؤثر فراہمی کے سلسلے میں کارکردگی مسلسل بہتر رہی ہے یا جو افسران انتظامی ذمہ داریوں اور کام کو نمٹانے کے سلسلے میں بہتر شہرت کے حامل ہیں۔

(2) ذیلی دفعہ (1) میں مذکور اعزازی فہرست کو مرتب کرنے کیلئے حکومت جانچ کا کوئی آزادانہ طریقہ کار مقرر کر سکتی ہے، کمیشن کے ممبران میں سے ایک آزاد پینل نامزد کر سکتی ہے اور بہتر کارکردگی دکھانے والے کی ستائش کے لیے ایک جامع پالیسی ترتیب دے سکتی ہے۔

ایسی پالیسی ترتیب دیتے وقت حکومت بہتر کارکردگی دکھانے والوں کی ستائش اور بروقت پبلک سروس کی فراہمی کے کلچر کو فروغ دینے کے علاوہ بہتر کارکردگی دکھانے والوں کے لئے نقد انعام کا طریقہ کار بھی وضع کر سکتی ہے۔

ایکٹ کے باب 3 میں خیبر پختونخواہ رائٹ تو سروسز کمیشن کے قیام کے بارے میں تفصیلات دی گئی ہیں

سیکشن 16 میں خیبر پختونخواہ رائٹ ٹو پبلک سروسز کمیشن کا قیام میں بارے میں بتایا گیا ہے۔

(1) حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفیکیشن کے ذریعے ایک آزادانہ کمیشن قائم کرے گی جسے خیبر پختونخواہ رائٹ ٹو پبلک سروسز کمیشن کہا جائے گا۔ یہ کمیشن اس ایکٹ کے تحت تفویض کردہ دائرہ اختیار اور طاقت استعمال کرے گا بشمول:

(a) افسر مجاز کے فیصلوں کے خلاف اپیل کی شنوائی

(b) اس ایکٹ کی دفعات کے مطابق پبلک سروس تک تیز ترین رسائی کیلئے انتظامات

(c) کسی نامزد افسر کی جانب سے پبلک سروس کی فراہمی میں تاخیر کی صورت میں اہل شخص کو ہرجانے کی ادائیگی

(2) کمیشن ایک چیف کمشنر اور دو کمشنرز پر مشتمل ہوگا۔ جن کی تعیناتی حکومت ایسے افراد میں سے کرے گی جو خیبر پختونخواہ کے ڈومیسائل کے حامل ہوں۔ ان کمشنر کی تعیناتی کی شرائط وضوابط حکومت طے کرے گی۔

(3) کمیشن کا سربراہ چیف کمشنر ہوگا جو کہ کم از کم گریڈ 21 کا ریٹائر سینئر سرکاری ملازم ہوگا اور جس کی دیانت اور معاملہ فہمی مسلمہ ہو۔

(4) حکومت باقی دو کمشنر کا تعین مندرجہ ذیل طریقہ سے کرے گی۔

(a) گریڈ 20 یا اس کے اوپر کا ریٹائر سرکاری ملازم جس کی دیانت اور معاملہ فہمی مسلمہ ہو۔ جو درج ذیل میں سے کسی ایک میں مہارت رکھتا ہو۔

(i) مالی انتظام وانصرام (Financial Management)

(ii) پبلک ایڈمنسٹریشن (Public Administration)

(b) ایک نمایاں شخصیت جس کے پاس متعلقہ شعبہ میں بی۔اے کی ڈگری ہو اور جو پبلک سروس کے ساتھ پچھلے 15 برس سے منسلک رہا ہو۔ اور اس کی عمر 45 برس سے کم نہ ہو۔

(5) چیف کمشنر اور کمشنر کی تعیناتی کی مدت 3 برس ہوگی یا جب تک کہ وہ 65 برس کے ہو جائیں۔ (ان میں سے جو بھی پہلے ہو)

(6) اپنی تعیناتی کی مدت پوری کرنے کے بعد چیف کمشنر اور کمشنر دوبارہ تعیناتی کے اہل نہیں ہوں گے۔

(7) چیف کمشنر یا کسی کمشنر کی غیر حاضری یا معذوری کی صورت میں یا سیٹ خالی ہونے کی صورت میں حکومت عارضی طور پر کسی اہل شخص کو تعینات کر سکتی ہے۔ جس کی تعیناتی کی مدت چھ ماہ سے زائد نہ ہوگی اور جس کی تعیناتی کی شرائط وضوابط حکومت طے کرے گی۔

(8) اگر چیف کمشنر یا کمشنر بدعنوانی یا جسمانی یا ذہنی معذوری کی وجہ سے اپنے فرائض کی ادائیگی کے قابل نہ رہیں تو حکومت تعیناتی کی مدت پوری ہونے سے پہلے انہیں اپنے عہدے سے ہٹا سکتی ہے۔

بشرطیکہ چیف کمشنر یا کمشنر کو اس طریقے سے اپنے عہدے سے ہٹانے سے پہلے حکومت انہیں شنوائی کا موقع دے گی۔

(9) چیف کمشنر اور کمشنر صرف کمیشن کے فرائض کی ادائیگی میں مشغول رہیں گے اور وہ کوئی اور منافع بخش عہدہ نہیں رکھ سکیں گے اور نہ ہی

کوئی اور ملازمت کرسکیں گے۔

(10) حکومت کمیشن کو ایسے افسران اور عملہ مہیا کرے گی جو کہ اس ایکٹ کے تحت کمیشن کے فرائض کی ادائیگی کیلئے ضروری ہو۔

(11) کمیشن بھی حکومت کے مشورے کے ساتھ ایسے افسران اور عملے کو تعینات کرسکتا ہے جو کہ اس ایکٹ کے تحت کمیشن کے فرائض کی ادائیگی کیلئے ضروری ہوں۔

ایکٹ کی سیکشن 17 کمیشن کے اختیارات کو بتاتی ہے۔

(1) اس ایکٹ کے تحت اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے کمیشن کے پاس مندرجہ معاملات میں وہی اختیارات ہوں گے جو کہ ضابطہ دیوانی 1908 کے تحت دیوانی عدالتوں (Civil Courts) کو تفویض کئے گئے ہیں۔

(a) کسی بھی شخص کو بلانا، اس کے حاضر ہونے پر عمل درآمد کرانا اور اس کا حلفیہ بیان لینا۔

(b) کسی بھی دستاویز کی دریافت یا پیشی یا کوئی بھی مادی شے جسے ثبوت کے طور پر پیش کیا جاسکے۔

(c) حلف نامہ پر ثبوت اکٹھے کرنا

(d) کسی بھی سرکاری ریکارڈ کا طلب کرنا

(e) گواہوں کے بیان کے لیے حکم جاری کرنا

(f) اپنے فیصلوں، ہدایات اور احکامات پر نظر ثانی

(g) کوئی اور معاملہ جس کی قانون کے تحت اجازت ہو

(2) کمیشن کے پاس اپنے طریقہ کار کو باضابطہ بنانے کے اختیارات ہوں گے۔

(3) کمیشن اس بات کا انتظام کرے گا کہ فیصلہ کی نقول فریقین کو فیصلے کی تاریخ کے پندرہ دن کے اندر پہنچ جائیں۔

ایکٹ کی سیکشن 18 عملہ اور افسران سرکاری ملازم کا ذکر کرتی ہے۔

پاکستان پینل کوڈ 1860 کے سیکشن 21 کے مطابق کمیشن کا عملہ اور افسران سرکاری ملازم تصور ہوں گے۔

ایکٹ کی سیکشن 19 میں ہدایات جاری کرنے کے اختیارات میں بیان کیا گیا ہے۔

(1) کسی بھی شکایت پر فیصلہ کرتے ہوئے کمیشن کے پاس درج ذیل معاملات میں ہدایات جاری کرنے کے اختیارات ہوں گے۔

(i) انتظامیہ کے کسی بھی افسر مجاز کو ایسے اقدامات کیلئے کہنا جو کہ اس ایکٹ یا کسی اور قانون کی دفعات پر عمل درآمد کیلئے ضروری ہوں یا جس کے لیے اہل شخص حق دار ہے۔

(ii) اہل شخص کو ہرجانے کی ادائیگی

(2) کمیشن کسی بھی معاملے میں انکوائری کرسکتا ہے اگر اسے اس بات کا اطمینان ہو کہ انکوائری کیلئے مناسب وجوہات موجود ہیں۔ اس سلسلے میں کمیشن کے پاس ٹریبونل آف انکوائری ایکٹ 1969 (Tribunal of Inquiry Act) کے تحت اختیارات حاصل ہوں گے۔

ایکٹ کے باب 4 میں غیر سنجیدہ شکایات پر سزا اور جرمانہ اور فیس کا جمع کرانے کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

سیکشن 20 غیر سنجیدہ شکایات پر سزا کو بیان کرتی ہے۔

(1) اگر کسی شخص کی مقررہ وقت میں پبلک سروس نہ ملنے کی اپیل یا پبلک سروس میں کسی قسم کی کمی کے الزام کی اپیل مجاز افسر نے نامنظور کر دی ہے اور یہ فیصلہ کرتے ہوئے مجاز حکام کے خیال میں یہ شکایت جھوٹی، غیر سنجیدہ اور من گھڑت ہے اور اگر کمیشن اس فیصلے کی تصدیق کر دیتا ہے تو کمیشن کی جانب سے شکایت کنندہ کو اظہار وجوہ کا نوٹس بھیجا جائے گا جس میں اسے کہا جائے گا کہ وہ 15 دن کے اندر وجہ بیان کرے کہ اسی جھوٹی شکایت پر کیوں نہ اس کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے۔

(2) اگر اظہار وجوہ کے نوٹس کا جواب موصول ہونے اور فریقین کو سننے کے بعد کمیشن مطمئن ہے کہ یہ شکایت جھوٹی اور غیر سنجیدہ تھی تو کمیشن شکایت کنندہ کو 50 ہزار روپے تک جرمانہ کر سکتا ہے۔

سیکشن 21 میں جرمانہ اور فیس کا جمع کرانے کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

(1) اس ایکٹ کے تحت ایسے تمام جرمانے (ہرجانے کے علاوہ) جس کی ادائیگی اہل شخص کو کرنا ہے وصولی کے فوراً بعد صوبہ کے پبلک اکاؤنٹ میں جمع کرائے جائیں گے جو کہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 118 کے تحت قائم کیا گیا ہے۔ ہر قسم کی فیس صوبہ کے کنسالیڈیٹیڈ فنڈ (Provincial Consolidated Fund) میں جمع کرائی جائے گی۔

(2) تمام حکام اس امر کے پابند ہوں گے کہ کمیشن کے فیصلوں اور احکامات پر عملدرآمد کرانے کیلئے اس کے احکامات اور ہدایات پر عمل کریں بشمول نادہندگان سے جائیداد، تنخواہ اور دوسرے واجب الوصول رقوم کے متعلق احکامات۔

سیکشن 22 نیک نیتی کے تحت لیے گئے اقدامات کا تحفظ کو بیان کرتی ہے۔

اس ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قوانین کے تحت کسی بھی شخص پر کسی ایسے امر کی وجہ سے کوئی مقدمہ، استغاثہ یا قانونی کاروائی عمل میں نہیں لائی جائے گی جو کہ نیک نیتی کے تحت کیا گیا ہو۔

سیکشن 23 میں ایکٹ کی فوقیت کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

اس قانون کی دفعات کو وقتی طور پر نافذ العمل کسی بھی قانون کی متضاد دفعات پر فوقیت حاصل ہوگی۔

سیکشن 24 میں مجاز حکام کی طرف براہ راست درخواست بھیجنے کے کمیشن کے اختیارات کا ذکر کیا گیا ہے۔

اگر کمیشن کو ایسی درخواست موصول ہوتی ہے جس میں اس ایکٹ کی دفعات پر عمل درآمد نہ کرنے کا الزام لگایا گیا ہو اور اگر کمیشن مناسب سمجھے تو وہ اس درخواست کو براہ راست مجاز حکام کو بھجوا سکتا ہے تا کہ اس ایکٹ کی دفعات کے مطابق مزید اقدامات کیے جائیں۔

سیکشن 25 میں عدالتوں کے دائرہ اختیار سے باہر مقدمات اور تفصیلات بتائی گئی ہیں۔

اس ایکٹ کے تحت جاری کردہ کسی بھی حکم نامہ کے سلسلے میں کوئی عدالت کوئی مقدمہ، درخواست یا کسی قسم کی کاروائی نہیں سنے گی

اور احکامات پر کوئی اعتراض نہیں اٹھایا جا سکے گا ماسوائے اس طریقہ کار کے جو کہ اس ایکٹ کے تحت اپیل کے لیے وضع کیا گیا ہے۔

سیکشن 26 میں قوانین بنانے کے اختیارات کو بیان کیا گیا ہے۔

(1) اس ایکٹ کی دفعات پر عملدرآمد کے لیے حکومت 4 ماہ کے اندر قوانین بنائے گی۔

(2) حکومت کے پاس اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اس ایکٹ کے تحت درخواست دائر کرنے کیلئے فارم مقرر کرے اور فیس کا تعین کرے۔

سیکشن 27 میں قواعد وضوابط بنانے کے اختیارات کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

اس ایکٹ پر عملدرآمد کیلئے کمیشن قواعد وضوابط بنا سکتا ہے جو کہ اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قوانین سے متصادم نہ ہوں۔

سیکشن 28 میں مشکلات دور کرنے کے اختیارات کا زکر کیا گیا ہے۔

(1) اگر اس ایکٹ کی دفعات پر عملدرآمد میں کوئی مشکل درپیش ہے تو حکومت ان مشکلات کو دور کرنے کیلئے احکامات جاری کرسکتی ہے۔

(2) اس دفعہ کے تحت جاری کردہ ہر حکم کو صوبائی مقنّنہ کے سامنے رکھا جائے گا۔

سیکشن 29 میں تنسیخ ایکٹ کو بیان کیا گیا ہے۔

خیبر پختونخواہ رائٹ ٹو سروسز آرڈیننس 2013 (خیبر پختونخواہ آرڈیننس نمبر 11، سال 2013) منسوخ کیا جاتا ہے۔